



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے شادی کی تو اس کے سسرال والوں نے یہ شرط رکھی کہ جس عورت سے بھی وہ شادی کرے گا اسے طلاق ہوگی پھر خاوند نے دوسری شادی کر لی اب مذاہب اربعہ میں اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے جب یہ سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ شرط لازم نہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے لازم قرار دیا ہے کہ جب بھی خاوند (دوسری) شادی کرے گا۔ طلاق ہو جائے گی اور جب بھی وہ کوئی لونڈی حاصل کرے گا وہ بھی آزاد ہو جائے گی۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

تاہم امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک میں یہ طلاق واقع نہیں ہوگی اور نہ ہی لونڈی آزاد ہوگی لیکن جب وہ شادی کر لے یا پھر لونڈی لکھے تو پہلی بیوی کو اختیار ہے چاہے وہ اس کے ساتھ رہے یا اپنے خاوند سے علیحدگی اختیار کر لے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"وہ شرطیں سب سے زیادہ پورا کرنے کی حق دار ہیں جن کے ذریعے تم شرمگاہ حلال کرتے ہو۔" (بخاری 2721 کتاب الشروط باب الشروط فی المہر عند عقدہ النکاح مسلم 1418۔ کتاب النکاح باب الوفاء بالشروط فی النکاح احمد 144/4۔ ابو داؤد 2139۔ کتاب النکاح باب فی الرہل یشترب لہا دارحانسانی 92/6۔ ترمذی 1127۔ کتاب النکاح باب ما جاء فی الشرط عند عقدہ النکاح ابن ماجہ 1954۔ کتاب النکاح باب الشرط فی النکاح عبد الرزاق 10613۔ دارمی 143/2۔ الویلعلی 1754۔ بیہقی 248/7)

اسی طرح ایک مرد نے ایک عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ اس کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں کرے گا پھر یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک لے جایا گیا تو انھوں نے فرمایا شروط سے حقوق ختم ہو جاتے ہیں۔

یوں اس مسئلے میں تین اقوال ہوئے

1۔ اس سے طلاق ہو جائے گی۔

2۔ اس سے نہ تو طلاق ہوگی اور نہ ہی بیوی کو علیحدگی کا حق حاصل ہوگا۔

3۔ اس سے نہ تو طلاق ہوگی اور نہ ہی لونڈی آزادی ہوگی لیکن بیوی نے جو شرط رکھی تھی اس کی وجہ سے اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ چاہے تو خاوند کے ساتھ رہ سکتی ہے اور چاہے تو علیحدگی اختیار کر سکتی ہے یہی قول سب سے بہتر اور عمدہ ہے۔ (مزید دیکھئے الفتاویٰ الکبریٰ 125/3) (شیخ محمد المنجد)

حدامہ عنہم والی اللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 447

محدث فتویٰ